معاویہ کے دفاع میں صحیح مسلم کی ایک حدیث

(علمی و تحقیقی جائزہ)

مرتب

خسرو قاسم

نام کتاب	:	معاویہ کے دفاع میں صحیح مسلم کی ایک حدیث (علمی و تحقیقی جائزہ)
مرتب	:	خسرو قاسم
صفحات	:	١٦
سن اشاعت	:	٢٠٢٤ء
پرنٹنگ	:	مشکوٰۃ پرنٹرس، علی گڑھ، 9897674550

ملنے کا پتہ

Khusro Qasim

Ali Academy

3, Raipura Lodge,

Dodhpur, Aligarh - 202002 (INDIA)

Mob. 08755878084

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اہل علم کی خاصی بڑی تعداد یہ حقیقت تسلیم کرتی ہے کہ ہمارے اسلامی تراث پر اموی دور حکومت کی ترجیحات اور ان کے مخصوص رجحانات کا بھی اثر پڑا ہے۔ ہماری بعض اہم اور بنیادی کتابوں میں خواہ ان کا تعلق تفسیر سے ہو، حدیث سے ہو، فقہ سے ہو یا سیرت و تاریخ سے ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ سنجیدہ اور علوم وفنون میں ید طولیٰ رکھنے والی ایسی شخصیات ہر دور میں موجود رہی ہیں جنھوں نے حق اور حقیقت کو بیان کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کی ہے اور علانیہ وہ بات کہی ہے جو اسلام، قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کے مقام اور مرتبہ کے مطابق تھی۔

شروح حدیث کی بعض کتابوں میں واضح احادیث خاص طور پر جن کا تعلق بنوامیہ سے ہے، ان کو اپنے محل ومصداق سے ہٹا کر ان کی ایسی تاویلات پیش کی گئی ہیں جن سے نہ صرف حدیث کا مفہوم بدل گیا ہے بلکہ نبی اکرم ﷺ نے امت کو جو بات بتانی چاہی تھی، وہ کچھ سے کچھ کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ موضوع احادیث بھی بڑی تعداد میں وضع کی گئیں ہیں جن میں بنوامیہ کے فضائل کا ذکر ہے اور اہل بیت کی شان وعظمت کو داغدار کیا گیا ہے۔

اسی طرح کی ایک حدیث جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں کئی ایک سندوں اور مختلف الفاظ میں نقل کی ہے، اس کو زیر مطالعہ کتابچے میں بحث وتحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے اور

نبی اکرم ﷺ نے خلاف شرع چلنے والوں اور بے اعتدالی کی زندگی گزارنے والوں کے حق میں جو سخت کلمات برائے عبرت و نصیحت فرمائے تھے، اس کے مفہوم کو بالکل الٹ دیا گیا ہے اور اسے بطور خاص معاویہ کے حق میں پیش کیا گیا ہے کہ آپ نے ان کے حق میں بددعا نہیں بلکہ انھیں اپنی دعاؤں سے نوازا تھا۔

افسوس امام مسلم نے معاویہ کے دفاع میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے۔ اس باب کا عنوان ہی ایسا ہے کہ جو اللہ کے نبی کی شان میں گستاخی ہے (نعوذ باللہ) کہ وہ بغیر کسی وجہ کے لوگوں پر سب و شتم کرتے تھے، لعنت بھیجتے تھے اور بددعائیں دیتے تھے۔ یہ کام تو کوئی عام شریف آدمی بھی نہیں کرے گا، کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے لیے اللہ نے باوجود اپنی علوشان اور جلالتِ قدر کے ان کے اخلاق کے لیے لفظ عظیم استعمال کیا۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم o

ایسے رسول ﷺ کے لیے یہ لکھنا کہ وہ بغیر کسی وجہ کے لوگوں کو بددعا دیتے تھے اور لعنت بھیجتے تھے، حد درجہ گستاخی ہے۔ اسی لیے ہم نے اس باب کی ساری احادیث کو نقل کر دیا ہے کہ قارئین خود دیکھ سکتے ہیں کہ امام مسلم نے کیا الفاظ استعمال کئے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اس تحریر کا مطالعہ کرنے کے بعد قارئین پر حقیقت واضح ہو جائے گی اور وہ صحیح صورت حال سے واقف ہو جائیں گے۔

طالبِ شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خسرو قاسم

Assistant Professor
Mechanical Engineering Department,
A.M.U. Aligarh
Phone No.: 08755878084

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(1187) بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،أَوْ سَبَّهُ ، أَوْ دَعَا عَلَيْهِ،وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ،كَانَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا وَرَحْمَةً

''نبی اکرم ﷺ کا ایسے آدمی پر لعنت کرنا یا اس کے خلاف دعا فرمانا حالانکہ وہ اس کا مستحق نہ ہو تو ایسے آدمی کے لیے اجر و رحمت ہے''

6614 -حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ:دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ ، لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَأَغْضَبَاهُ ، فَلَعَنَهُمَا ، وَسَبَّهُمَا ، فَلَمَّا خَرَجَا ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا ، مَا أَصَابَهُ هَذَانِ ، قَالَ:وَمَا ذَاكِ قَالَتْ:قُلْتُ :لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا ، قَالَ :أَوَ مَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي ؟ قُلْتُ:اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ ، أَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو آدمی آئے اور انہوں نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں بات کی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا بات تھی (لیکن اس بات کے نتیجہ میں)انہوں نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ ﷺ نے

ان دونوں آدمیوں پرلعنت کی اوران کو بُرا کہا تو جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دونوں آدمیوں کو جو تکلیف پہنچی ہے، وہ تکلیف اور کسی کو نہ پہنچی ہوگی۔ آپ نے فرمایا: وہ کس طرح؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ نے ان دونوں آدمیوں پرلعنت فرمائی ہے اور انہیں بُرا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: (اے عائشہ!) کیا تو نہیں جانتی کہ میں نے اپنے پروردگار سے کیا شرط لگائی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ میں ایک انسان ہوں، تو میں مسلمانوں میں سے جس پرلعنت کروں یا اُسے بُرا کہوں تو تو اُسے اس کے گناہوں کی پاکی اور اجر بنادے''۔

6615 -حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَأَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَا :حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ح وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ ، وقَالَ :فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلَوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا .

''حضرت اعمش اس سند کے ساتھ جریر کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں اوراس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے خلوت میں ملاقات کی اُن کو بُرا کہا اوراُن پرلعنت کرکے انہیں نکال دیا''۔

6616 -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ ، أَوْ لَعَنْتُهُ ، أَوْ جَلَدْتُهُ ، فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ! میں تو ایک انسان ہوں اور مسلمانوں میں سے جس آدمی کو بُرا کہوں یا اُس پرلعنت کروں یا اُسے سزادوں تو اُسے اُس کے لیے پاکیزگی اور رحمت بنادے''۔

6617 -وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ،

عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَأَجْرًا .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔سوائے اس کے کہ اس میں پاکیزگی اور اجر کا ذکر ہے''۔

6618 -حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَأَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَا :حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ، بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَأَجْرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ .

''حضرت اعمش سے عبداللہ بن نمیر کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے''۔

6619 -حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ ، لَعَنْتُهُ ، جَلَدْتُهُ ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً ، وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اے اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تو ہرگز وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ میں تو صرف ایک انسان ہوں جس مومن کو میں تکلیف دوں، اُس کو بُرا کہوں، اُس پر لعنت کروں یا اُسے سزا دوں تو تو اُسے اُس کے لیے رحمت اور پاکیزگی اور ایسا باعث قرب بنا دے کہ وہ قیامت کے دن تیرے قریب ہو''۔

6620 -حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ :أَوْ جَلَدُّهُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ .

''حضرت ابوالزناد اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں''۔

6621 - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کرتے ہیں''۔

6622 -حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ:اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ ، يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ ، وَإِنِّي قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ ، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ ، أَوْ سَبَبْتُهُ ، أَوْ جَلَدْتُهُ ، فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً ، وَقُرْبَةً ، تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف ایک انسان ہے۔ اسے غصہ آتا ہے جس طرح کہ انسان کو غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اور تو ہرگز وعدے کے خلاف نہیں کرتا تو میں جس مومن کو کوئی تکلیف دوں یا اُسے بُرا کہوں یا اُسے سزا دوں تو اسے اس کے لیے ایسا کفارہ اور ایسا قرب بنادے کہ وہ قیامت کے دن تیرے قریب ہو''۔

6623 -حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ:اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ ، فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے اللہ! میں جس مومن بندے کو

بُرا کہوں تو تو اُسے اُس بندے کے لیے قیامت کے دن اپنے قرب کا ذریعہ بنا دے''۔

6624 -حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ:اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ ، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ ، أَوْ جَلَدْتُهُ ، فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اے اللہ! میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اور تو ہرگز وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ میں جس مومن کو بھی بُرا کہوں یا اُسے سزا دوں تو قیامت کے دن اسے اس کے لیے کفارہ کر دے''۔

6625 -حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ ، قَالَا :حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ:قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ :أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، يَقُولُ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ، أَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ ، أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تو صرف ایک انسان ہوں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جس بندے کو میں سب وشتم کروں تو تو اسے اس کے لیے پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنا دے''۔

6626 -حَدَّثَنِيهِ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، ح وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

''حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی

گئی ہے‘‘۔

6627 -حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ -وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -قَالَا :حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ،حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ،حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ ، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةَ ، فَقَالَ:آنْتِ هِيَهْ ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ ، لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي ، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ :مَا لَكِ ؟ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ :دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي ، فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا ، أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا ، حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا لَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ : وَمَا ذَاكِ ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ:زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا ، وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا ، قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ:يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي ، أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ :إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ ، فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ ، مِنْ أُمَّتِي ، بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ ، أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً ، وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وقَالَ أَبُو مَعْنٍ :يُتَيِّمَةٌ ، بِالتَّصْغِيرِ ، فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم بچی تھی اور وہ اُمّ انس تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھا تو فرمایا: کیا تو وہی بچی ہے؟ تو تو بڑی ہوگئی ہے۔ اللہ کرے تیری عمر بڑی نہ ہو۔ یہ سن کر وہ لڑکی اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس روتے ہوئے آئی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس لڑکی نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ تو اب میں کبھی

بوڑھی نہیں ہوں گی یا اُس نے کہا: میرا زمانہ زیادہ نہ ہوگا۔ تو حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا جلدی میں اپنے سر پر چادر اوڑھتے ہوئے نکلیں، یہاں تک کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے ام سلیم! تجھے کیا ہوا؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری یتیم بچی کے لیے بددعا کی ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ام سلیم! وہ کیا؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اس بچی کا گمان ہے کہ آپ نے اُسے یہ بددعا دی ہے کہ اس کی عمر بڑی نہ ہو اور نہ اُس کا زمانہ بڑا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنسے پھر فرمایا: اے ام سلیم! کیا تو نہیں جانتی کہ میں نے اپنے پروردگار سے شرط لگائی ہے اور میں نے عرض کیا ہے کہ میں ایک انسان ہوں۔ میں راضی ہوتا ہوں جس طرح کہ انسان راضی ہوتا ہے اور مجھے غصہ آتا ہے جس طرح کہ انسان کو غصہ آتا ہے تو اگر میں اپنی امت میں سے کسی آدمی کو بددعا دوں اور وہ اس بددُعا کا مستحق نہ ہو تو (اے اللہ!) اس بددعا کو اُس کے لیے پاکیزگی کا سبب بنا دینا اور اسے اس کے لیے ایسا قرب کرنا کہ جس سے وہ قیامت کے دن تجھ سے تقرب حاصل کرے۔ راوی ابومعن نے تینوں جگہ "یتیمة" تصغیر کے ساتھ ذکر کیا"۔

6628 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ ، - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا : حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ ، قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً ، وَقَالَ : اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ : فَجِئْتُ فَقُلْتُ : هُوَ يَأْكُلُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِيَ : اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ : فَجِئْتُ فَقُلْتُ : هُوَ يَأْكُلُ ، فَقَالَ : لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى : قُلْتُ لِأُمَيَّةَ : مَا حَطَأَنِي ؟ قَالَ : قَفَدَنِي قَفْدَةً .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے میرے دونوں کندھوں کے درمیان تھپکی دی اور فرمایا: جاؤ! معاویہ کو بلا کر لاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (میں معاویہ کا پتہ کر کے) آیا۔ پھر میں نے عرض کیا: وہ (کھانا) کھا رہے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر آپ نے مجھے فرمایا: جاؤ! معاویہ کو بلا کر لاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے پھر آ کر عرض کیا وہ (کھانا) کھا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔ ابن المثنی نے کہا: میں نے امیہ سے کہا: ''حطانی'' کیا ہے؟ انہوں نے کہا: (اس کے معنی ہیں): تھپکی دینا''۔

6629 -حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں آپ سے چھپ گیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی''۔

حدیث پر تبصرہ اور جائزہ

ایک ہی مفہوم کی یہ تمام احادیث پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اگر کسی کے خلاف شرع عمل اور برے کردار کو دیکھ کر اس پر لعنت بھیجی ہے تو حقیقت میں وہ لعنت نہیں بلکہ آپ ﷺ کی طرف سے دعا اور خاص رحمت ہے۔ اسی عموم میں اس بددعا کو بھی شامل کیا جاتا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے امیر معاویہ کو دی تھی کہ اللہ انھیں کبھی

آسودہ نہ کرے۔حدیث کا ظاہری مفہوم اور تاریخی واقعات اس تاویل کی تائید نہیں کرتے۔صحیح مسلم کی اس حدیث پر کئی طرح کے ملاحظات ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے:

(۱) ہر مسلمان کا ایمان ویقین ہے کہ نبی اکرم ﷺ جس منصب جلیل پر فائز تھے، اس میں اس بات کا امکان ہی نہیں تھا کہ آپ کی زبان مبارک سے کوئی ایسا کلمہ صادر ہو جس پر وحی الٰہی کی مہر نہ لگی ہو۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾[النجم53:4-3]

''اور وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہوا کرتی ہے جو اتاری جاتی ہے''۔

قرآن مجید کے اس واضح اور صاف اعلان کے بعد یہ بات کیسے تسلیم کی جاسکتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ بغیر کسی وجہ کے کسی پر سب وشتم اور لعن طعن فرمائیں گے۔

(۲) نبی اکرم ﷺ مکارم اخلاق کے جس بلند مقام پر فائز تھے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی شہادت دی ہے چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴾[القلم68:4]

''اور بیشک آپ بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے''۔

اخلاق کے اس عظیم منصب پر فائز شخصیت سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ بغیر کسی شرعی وجہ کے کسی پر ہاتھ اٹھائے گی، اسے برا بھلا کہے گی یا اس پر لعن طعن کرے گی۔آپ کی ذات گرامی سے یہ تمام خصائل ذمیمہ بعید اور ناممکن ہیں۔

(۳) یہ حدیث بہت سی صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے۔صحیح احادیث میں ایک عام مومن کی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے:

لا ينبغي للمؤمنِ أن يَكونَ لعَّانًا. [هداية الرواة لابن حجر:4/384]

''ایک مومن کو ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ لعن طعن کرنے والا بنے''۔

سنن ترمذی کے الفاظ ہیں:

لا يكونُ المُؤمنُ لعَّانًا. [سنن الترمذی:2019]

''مومن کبھی لعن طعن کرنے والانہیں ہوتا''۔

خود نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات گرامی کے بارے میں ارشادفرمایا ہے:

إنِّی لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وإنَّما بُعِثْتُ رَحْمَةً. [صحیح مسلم:2599]

''میں لعن طعن کرنے والانہیں بلکہ رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں''۔

(۴) یہ حدیث خود اس حدیث کے خلاف ہے جس میں مروی ہے کہ آپ ﷺ کی یہ بددعا معاویہ کے حق میں قبول ہوئی، وہ دن میں چار چار بار کھانا کھاتے تھے لیکن آسودہ نہیں ہوتے تھے۔

(۵) دراصل اس قسم کی احادیث آل امیہ نے معاویہ کو بے داغ اور صاف ستھرا ثابت کرنے کے لیے وضع کی ہیں۔معاویہ کی تمام بے اعتدالیوں اور خلاف شرع کاموں کو وجہ جواز عطا کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر احادیث میں باطل تاویلات کی گئی ہیں۔انھوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ان سے خود نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی لازم آتی ہے اور آپ کی سیرت مطہرہ پر آنچ آتی ہے۔ جب کہ ایک مسلمان کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی عظمت اور آپ کے تقدس کو بحال رکھنے کی ہر حال میں کوشش کرے۔

(٦) معاویہ کا دفاع کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر نے بھی نبی اکرم ﷺ کے ان کلمات کو دعا پر محمول کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

وقد كان معاوية، لا يشبع بعدها، ووافقته هذه الدعوة فی أيام إمارته فيقال: إنه كان يأكل فی اليوم سبع مرات طعامًا بلحم وكان يقول: والله لا أشبع وإنما أعيی. (البداية و النهاية 6/189)

''اس کے بعد معاویہ کبھی شکم سیر نہیں ہوئے،اس دعا کا سب سے زیادہ اثر ان کی حکومت کے دور میں دکھائی پڑا جب وہ دن میں سات مرتبہ گوشت کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے اور کھانے کے بعد کہتے: اللہ کی قسم! ابھی میرا پیٹ نہیں بھرا مگر کھاتے کھاتے تھک گیا ہوں''۔

اس کے آگے حافظ ابنِ کثیر معاویہ کی مدح میں لکھتے ہیں کہ ایسے معدہ کی تو بادشاہ بھی تمنا

کرتے ہیں۔

حیرت ہے کہ حافظ ابن کثیر نے کس طرح اس عادت کو انھوں نے معاویہ کی خوبی اور اچھی صفت بتادیا جب کہ حدیث میں آتا ہے:

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَكَلَ كَثِيرًا، فَقَالَ: يَا نَافِعُ، لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. (صحيح البخاري: 5393، صحيح مسلم: 5374)

''نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے، جب تک ان کے ساتھ کھانے کے لیے کوئی مسکین نہ لایا جاتا۔ ایک مرتبہ میں ان کے ساتھ کھانے کے لیے ایک شخص کو لایا کہ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لیے نہ لانا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

معلوم ہوا کہ زیادہ کھانا کوئی فضیلت کی چیز نہیں ہے اور نہ یہ کسی مومن کے شایانِ شان ہے۔ یہ تو ان دنیا داروں کی صفت ہے جو آخرت کو فراموش کرکے صرف دنیا کے لیے جیتے ہیں اور عیش و عشرت کی زندگی گزارتے ہیں۔

اس بات پر ایک حکایت یاد آگئی، پچھلی صدی کے شروع میں آریہ سماج والوں نے شدھی تحریک بہت زور شور سے شروع کی تھی، اسی سلسلے میں دیانند سرسوتی جگہ جگہ علماء سے مناظرے کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایک اللہ والے سے مناظرہ کرنے سہارنپور پہونچے۔ دیانند سرسوتی ایک وقت میں سو سے زیادہ پوریاں سبزی کے ساتھ کھاتے تھے۔ اور اس کے لیے علاوہ پھل اور مٹھائیاں بھی۔ وہ اللہ والے بہت ہی قلیل الخوراک تھے تو ان کے شاگردوں میں سے ایک نے مذاق میں کہا اگر علم میں مناظرہ ہوگا تو حضرت جیت جائیں گے مگر اگر کہیں کھانے میں مقابلہ ہونے لگا تو حضرت کی ہار طے ہے۔ یہ بات ان بزرگ تک بھی پہونچ گئی۔ انھوں نے فرمایا

کھانے کے مقابلے کی کیا بات کرتے ہو، نہ کھانے کا مقابلہ کراؤ کے کون کتنے دن تک بغیر کھائے رہ سکتا ہے۔ کھانا تو بہائم کی صفت ہے اور نہ کھانا ملائکہ کی صفت ہے تو ہم ملکوتی صفت کا مقابلہ کریں۔

یہی بات یہاں پر صادق آتی ہے کہ ہر وقت کھانا اور سیر نہ ہونا یہ رسول اللہ ﷺ کی بددعا کا نتیجہ تھا، اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔

اے اللہ ہم پناہ چاہتے ہیں تیرے غضب سے اور تیرے نبی کے غضب سے اور تیرے اولیاء کے غضب سے۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆☆☆